Teaching of Urdu
B.Ed (Hons)Secondary
Semester V

Instructor
Mrs.Rakhshanda Naeem
Department of Education P&D
LCWU, Lahore

باب نمبر4:لسانی عادات اور ان کی نشو و نما

4.1لسانی عادات کی تعریف اور اہمیت

4.2لسانی عادت:سننا

4.3لسانی عادت:بولنا

4.4لسانی عادت:پڑھنا

4.5لسانی عادت:لکھنا

4.6لسانی عادت:سمجھنا

بنیادی لسانی مہارتیں ا

ذیلی موضوع نمبر:۶۸۔

بنیادی لسانی مہارتوں کی اہمیت

"وہ مہارتیں جو بذریعہ زبان کسی عمل یا ردِعمل کے لیے اساسی حیثیت رکھتی ہیں، بنیادی لسانی مہارتیں کہلاتی ہیں۔"

بنیادی لسانی مہارتوں میں سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا شامل ہے۔

ابلاغی عمل میں زبان کا کردار:

ابلاغی عمل یعنی کسی تک اپنی بات پہنچانے اور کسی کی بات کو سمجھنے میں زبان سب سے زیادہ و اہم ترین ذریعہ ہے۔ ابلاغی عمل میں چار عوامل، سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا، اساسی مقام کے حامل ہیں اور انہی چار عوامل پر مہارت، لسانی مہارت کہلاتی ہے۔

لسانی مہارتوں کی اہمیت:

۱۔ سنے بغیر بولنا ممکن نہیں۔

۲۔ بولے بغیر اپنی بات سمجھانا ممکن نہیں۔

۳۔ پڑھے بغیر فکری اور معلوماتی وسعت کا تصور محال ہے۔

۴۔ لکھے بغیر اپنے خیال [illegible]ار رکھنا ایک مشکل کام ہے۔

چنانچہ مجموعی ابلاغی عمل میں مذکورہ بنیادی لسانی مہارتوں کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

سننا یا حسِ سماعت یا قوتِ سماعت

سننا ایک فطری عمل ہے جو عضوِ سماعت یعنی کان کے ٹھیک ہونے کی صورت میں از خود شروع ہو جاتا ہے۔

معلومات کے حصول کا اولین ذریعہ:

سننا معلومات کے حصول کا پہلا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے کیونکہ:

۱۔ بچہ سب سے پہلے آوازیں سنتا ہے اور ان پر اپنا ردِ عمل ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ میڈیکل سائنس نے یہ حقیقت تسلیم کی ہے کہ بصارت قدرے وقت گزرنے کے بعد واضح ہوتی ہے۔ ابتدا میں ہر بچہ کسی حد تک دھندلا دیکھتا ہے۔ جبکہ سننے کا عمل پہلے لمحے سے ہی شروع ہوتا ہے۔

۳۔ چونکہ سننے کا عمل سب سے پہلے شروع ہوتا ہے اس لیے ذہنی تشکیل یا یاد رکھنے کے عمل کا آغاز بھی سماعت کا رہینِ احسان ہے۔

سماعت میں بہتری کی ضرورت واہمیت:

۱۔ سماعت میں بہتری کی ضرورت کا پہلا سبب یہ ہے کہ اس کے بغیر ہم کسی عمل کا ردعمل زبانی صورت میں بیان نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سننے کے عمل کی تفہیم کے بغیر ردعمل ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ مختلف آوازوں میں امتیاز کے لیے بھی سننے اور سمجھنے کی مہارت پر عبور ضروری ہے۔

۳۔ ارتکاز یا توجہ کے ٹھہراؤ کے لیے بھی سماعت پر عبور نہایت اہم ہے۔ بچہ سب سے پہلے سننے کے عمل سے گزرتا ہے اور جن بچوں کی ابتدا سے سننے کی عادت بہتر ہو، انہیں ارتکاز پر زیادہ قدرت ہوتی ہے۔

زبان کی تدریس اور سماعت:

۱۔ طلبہ اور معلم کے درمیان ابلاغ کا سب سے اہم ترین ذریعہ سماعت ہے۔ اگر سننا ممکن نہ ہو تو معلم، طلبہ کی بات نہیں سمجھ پائے گا اور طلبہ، معلم کی بات سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔

۲۔ طلبہ کے آپسی تعلقات کا انحصار بھی سماعت پر ہے۔ وہ بچے جو اونچا سنتے ہوں، انہیں دوست بنانا مشکل ہوتا ہے۔

۳۔ تعلمی عمل، یعنی سیکھنے کا عمل سماعت کے بغیر ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سماعت سے محروم بچوں کے لیے تعلیم کے الگ ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ وہ بچے زبان کی بجائے اشاروں کے ذریعے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سماعتی اعتبار سے صحت مند بچوں کا تعلمی عمل سماعت کے بغیر جاری نہیں رہ سکتا۔

معلم اور سماعتی تربیت:

سماعتی تربیت میں معلم کا کردار اساسی نوعیت کا ہے۔ بالخصوص ابتدائی سطح پر معلم سننے کی عادت کو پختہ کرنے اور اس کا جائزہ لینے میں اہم ترین ذمہ داری کا حامل ہے۔

۱۔ نئی جماعت کے شروع ہوتے ہی معلم کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی سماعتی حس کا اندازہ کرنے کے لیے ابتدائی جائزہ کا اہتمام کرے۔

۲۔ وہ طلبہ جن کے حوالے سے معلم کو محسوس ہو کہ ان کی سماعت میں کوئی مسئلہ ہے، ان کے لیے ڈاکٹری معائنہ کا اہتمام بھی کیا جانا چاہیے۔

۳۔ معلم کو چاہیے کہ سماعتی ارتکاز کے لیے خاص طور پر سرگرمیوں کا اہتمام کرے۔

۴۔ اس سلسلہ میں حکم دے کر یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ کون سا بچہ کس طرح ردِ عمل ظاہر کرتا ہے۔

۵۔ مختلف آوازوں میں امتیاز کی مشق سے بھی سماعتی مہارت میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

۶۔ بچوں کے ساتھ ایسے کھیل کھیلے جا سکتے ہیں جن سے ان کی سماعتی تربیت ہو سکے۔

۷۔ اسی طرح سماعتی تربیت میں سمعی معاونات کی بڑی اہمیت ہے۔ معلم کو ایسی سرگرمیوں کا اہتمام کرنا چاہیے جن میں سمعی معاونات کا استعمال زیادہ سے زیادہ ہو۔

قوتِ گویائی کے مقاصد اور تربیت

سننے کی طرح بولنا بھی ایک فطری عمل ہے اور بچہ سنتے سنتے آہستہ آہستہ بولنے لگتا ہے۔

بولنے کی مہارت کے مقاصد:

۱۔ بولنے کی مہارت کا پہلا مقصد یہ کہ بچہ درست طور پر بول سکے۔

۲۔ سادہ اور قابلِ فہم بولنا، بولنے کی مہارت کا دوسرا اہم مقصد ہے یعنی بچہ نا صرف بول سکے بلکہ اپنی بات سمجھانے پر بھی قدرت حاصل کر لے۔

۳۔ بولنے کی مہارت کا تیسرا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ بچہ پرلطف انداز میں بولے اور اس کی گفتگو دلچسپ اور موثر ہو۔

بولنے کی تربیت کے اصول:

۱۔ معلم خود کو بطور مثال پیش کرے۔ اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ:

(الف) معلم کا اپنا تلفظ درست ہو۔

(ب) معلم کا انداز اور لب ولہجہ معیاری ہو۔

(ج) بچوں کے لیے قابلِ تقلید ہو یعنی طلبہ معلم کی پیروی کر سکیں۔

۲۔ معلم کو چاہیے کہ ایسا ماحول پیدا کرے کہ بچے:

(الف) بے تکلفی سے بولیں۔

(ب) سادہ اور قابل فہم گفتگو کریں یعنی ان کی بات سمجھ آ سکے۔

(ج) بولنے کی ابتدائی مشقوں میں رسمی قواعد کی پاسداری پر زور نہیں دینا چاہیے۔ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ بچے ترتیب اور زبان کے قاعدے کے مطابق نہ بھی بولیں تو ان کی حوصلہ شکنی نہ کی جائے۔

۳۔ بولنے کی مشق کرواتے وقت ضروری ہے کہ معلم مشفقانہ رویہ اختیار کرے۔

اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ:

(الف) معلم بولنے میں بچوں کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کرے۔

(ب) غلطی کی صورت میں سزا دینے کی بجائے شفقت اور پیار سے بچوں کی درستی کرے۔

(ج) بولنے کی مشقوں کے دوران معلم کو تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ بالخصوص ابتدائی سطح پر یہ مشقیں بچوں سے زیادہ معلم کے حوصلہ کا تقاضا کرتی ہیں کیونکہ بچے ہر دوسرے جملے میں مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسے میں معلم کو تحمل کا ثبوت دینا چاہیے۔

۴۔ کمزور بچوں کو نظر انداز کرنا انتہائی منفی عمل ہے۔ ایسے بچے معلم کی توجہ کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ:

(الف) کمزور بچوں کو بولنے کا زیادہ موقع دیا جائے۔

(ب) ایسے بچوں کی زیادہ حوصلہ افزائی کی جائے۔

(ج) اگر ایسے بچے زبان کے قواعد کی پابندی نہ بھی کر سکیں تو وقتی طور پر اس بے قاعدگی کو نظر انداز کرنا چاہیے۔

(د) ایسے بچوں کو مختصر گروہوں کے سامنے بولنے کا موقع دینا چاہیے۔

ذیلی موضوع نمبر:۱ے۔

بولنے کی مہارت کی عمومی مشقیں

بولنے کی مہارت حاصل کرنے کے لیے معلم مختلف مشقوں کا اہتمام کر سکتا ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ تعمیری گفتگو کے ذریعے بولنے کی مہارت حاصل کی جا سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں:

(الف) معلم گزشتہ روز کے معمولات پر بچوں سے گفتگو کر سکتا ہے۔

(ب) بچوں سے کوئی دلچسپ واقعہ سنانے کو کہا جا سکتا ہے۔

(ج) کسی خاص حوالے سے بچوں سے ان کے تجربات کے حوالے سے پوچھا جا سکتا ہے۔

۲۔ بولنے پر ابھارنے کے لیے نظم خوانی کا سہارا بھی لیا جا سکتا ہے۔ نظمیں پڑھ کر بچے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں معلم کو چاہیے کہ:

(الف) مختصر نظموں کا انتخاب کرے۔

(ب) قومی اور ملی ترانوں کا انتخاب کیا جائے۔

(ج) بچوں سے نظمیں پڑھانے کے علاوہ ان سے یہ نظمیں ترنم سے بھی پڑھوائی جائیں۔

۳۔ بولنے کی مہارت میں تفریحی سرگرمیوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ معلم کو ایسے کھیلوں کا اہتمام کرنا چاہیے جن سے بچے کھیل ہی کھیل میں بولنے پر آمادہ ہوتے جائیں۔

اس سلسلہ میں:

(الف) نقالی یا ڈرامے کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

(ب) بچوں کو نظمیں اور گیت یاد کروا کر انہیں سنانے کو کہا جا سکتا ہے۔

۴۔ کہانیوں میں ہر بچے کو فطری طور پر دلچسپی ہوتی ہے۔

چنانچہ معلم کو چاہیے کہ وہ:

(الف) بچوں کو خود دلچسپ کہانیاں سنائے۔

(ب) بچوں سے کہانیاں سنے۔

(ج) بچوں کو نئی کہانیاں پڑھنے پر اکسائے۔

۵۔ تقریری مقابلوں کے ذریعے بھی بچوں کو بولنے پر ابھارا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں:

(الف) یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ یہ سرگرمی بالعموم تیسری جماعت یا اس کے بعد کے طلبہ کے لیے موزوں ہے۔

ذیلی موضوع نمبر: ۲۔۷

طریقِ بین و گو:

> "'بین' کے لفظی معنی ہیں 'دیکھنا' اور 'گو' کا مطلب ہے 'بولنا'۔ اصطلاحی اعتبار سے طریق بین و گو سے مراد وہ تدریسی طریقہ ہے جس میں بچوں کو اشیا اور تصاویر دکھا کر بولنے پر اکسایا جاتا ہے۔"

طریق بین و گو ابتدائی جماعتوں کے لیے انتہائی موزوں ہے کیونکہ:

۱۔ یہ ایک سادہ طریقہ ہے۔ اس میں نہ تو معلم کے لیے کوئی مشکل ہے اور نہ ہی طلبہ کے لیے کوئی پیچیدگی۔

۲۔ بچے تصاویر اور اشیا میں دلچسپی لیتے ہیں چنانچہ انہیں یہ طریقہ پرکشش محسوس ہوتا ہے۔

۳۔ چھوٹے بچوں کو یکطرفہ تدریس کے ذریعے نہیں پڑھایا جا سکتا۔ اس طریقہ میں چونکہ بچوں کو شرکت کا احساس ہوتا ہے اس لیے سیکھنے کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔

فکر انگیزی کا طریقہ

"تدریس کا وہ انداز جس میں بچوں کو سوچ کر بولنے پر اکسایا جاتا ہے اسے فکر انگیزی کہتے ہیں۔"

بولنے کی مہارت میں اس طریقہ کو ہر سطح کی تعلیم میں کامیابی سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں چند امور کا مد نظر رہنا ضروری ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔ متعلقہ موضوع پر بچوں سے سوالات کیے جائیں۔

۲۔ بچوں کو سوال کے جواب کے لیے مناسب وقت دیا جائے۔

۳۔ بچوں سے انفرادی سطح پر سوال کیے جائیں تاکہ سب بچے بیک وقت نہ بولنے لگیں۔

۴۔ سوالات کا سلسلہ چند بچوں تک محدود نہ کیا جائے بلکہ سب بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ سب بچے اس سرگرمی میں حصہ لے سکیں۔

۵۔ سوال و جواب کے مرحلہ پر معلم کم سے کم رہنمائی کرے۔

قرات کی اہمیت:

"قرات عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں 'پڑھنا'۔ جبکہ عملاً پڑھنا سے مراد محض حروف تہجی کی پہچان نہیں، عبارتوں کی تفہیم ہے۔"

گویا، قرات یا پڑھنا کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہم حروف اور الفاظ پڑھ لیں، ضروری ہے کہ ہمیں ان الفاظ کے معنی کا علم بھی ہو، تا کہ ہم عبارتوں کو بھی سمجھ سکیں۔

قرات کی اہمیت اور فوائد:

'قرات' یا 'پڑھنا' وہ بنیادی لسانی مہارت ہے جس کے بغیر تعلیمی مدارج میں ترقی کا تصور ممکن نہیں۔ ہم جب تک پڑھنے میں مہارت حاصل نہیں کر لیتے، ممکن نہیں کہ ہم علم کے حصول میں کامیاب ہو سکیں۔ چنانچہ قرات کی اہمیت ہمہ جہت ہے۔ ذیل میں ان چند نکات کی نشاندہی کی گئی ہے جو قرات کی اہمیت پر دال ہیں:

۱۔ اسلام میں قرات کی فضیلت:

(الف) قرآن پاک کی پہلی وحی کا پہلا لفظ ہی اقرا' ہے جس کے معنی ہیں 'پڑھ'۔ گویا رب کائنات نے آخری الہامی کتاب کا آغاز ہی پڑھائی کی فضیلت کے بیان سے کیا ہے۔ کیونکہ کائنات کی تسخیر، علم کے بغیر ممکن نہیں اور علم کا حصول، پڑھائی کے بغیر محال ہے۔

(ب) لفظ 'قرآن' بذاتِ خود قرات کی اہمیت پر دال ہے جس کے معنی ہیں پڑھا گیا۔

(ج) اللہ رب العزت نے انسان کی فلاح کے لیے مختلف الہامی کتابیں نازل کیں۔ گویا آفاقی حقائق کے علم کے لیے پڑھنا بنیادی زینہ ہے۔

۲۔ کردار کی تشکیل:

(الف) کردار کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ انسان اعلیٰ اخلاقیات کا درس حاصل کرے اور اخلاقی معیارات سے مکمل آگہی کے لیے ضروری ہے کہ ہمیں پڑھنے پر مہارت حاصل ہو، تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ اخلاقی اعتبار سے مضبوط لوگوں نے کن معیارات کو اپنایا اور کن اخلاقی برائیوں نے اقوام کو تباہ کر ڈالا۔

(ب) بطور مسلمان ہم اس حقیقت پر یقین رکھتے ہیں کہ دینی علوم سے آشنائی کے بغیر کردار کی تشکیل ممکن نہیں۔ اسلام صرف عبادات کا مجموعہ نہیں۔ یہ زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے اور اگر ہم اعلیٰ کردار کی تشکیل چاہتے ہیں تو ہمیں دینی علوم سے آگہی کے لیے مستقلاً دینی

کتب کا مطالعہ درکار ہے جو پڑھنے کی مہارت کے بغیر ممکن نہیں۔

۳۔ تاریخ سے آگہی:

(الف) اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں سے آگہی کے لیے بھی قرات کی اہمیت مسلّم ہے۔ ان سوالات کا جواب کہ ہماری معاشرتی روایات کیا ہیں؟ قومی اور سیاسی حوالے سے ہمارے آبا کے افکار کیا تھے؟ اور کون سے اعمال اور افکار ہمارے عروج اور زوال کا باعث بنے؟ ہمیں تاریخی مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے جو پڑھائی کی مہارت کے بغیر ممکن نہیں۔

(ب) دورِ حاضر کا انسان عالمی تاریخ کے بنیادی مطالعہ کے بغیر اس عالمگیر معاشرے میں فعال کردار ادا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ عالمی تاریخ سے آگہی بھی ہمارے لیے ازحد ضروری ہے۔ اس کے لیے بھی ہمیں پڑھنا چاہیے۔

۴۔ عہدِ حاضر سے آگہی:

(الف) روزمرہ خبروں سے آگہی کے لیے اہم ترین ذریعہ اخبارات ہیں جن سے مستفیض ہونے کے لیے پڑھائی کی مہارت کا ہونا ضروری ہے۔

(ب) جدید دنیا بڑی تیزی سے بدل رہی ہے۔ تیزی سے بدلتی ہوئی اس دنیا کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔

۵۔ تعلیم کی اساس:

(الف) تمام تر علوم و فنون کے متعلق جاننے کے لیے کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے جو پڑھائی کی مہارت کے بغیر ممکن نہیں۔

(ب) نصاب کی تکمیل دیگر لسانی مہارتوں سے نہیں ہو سکتی۔ ابتدائی سطح سے اعلیٰ سطح تک نصاب کتاب کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

چنانچہ ہر حوالے سے قرات یا پڑھائی کی مہارت کے بغیر ہم مقاصدِ زیست اور مقاصدِ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔

پڑھنا سکھانے کے طریقے:

پڑھنا سکھانے کے مختلف طریقے ہیں جن کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

(الف) ہجی طریقہ:

ہجی طریقہ کے مطابق سب سے پہلے حروف سکھائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد الفاظ پڑھنے کا مرحلہ آتا ہے۔ پھر جملے پڑھنا سکھائے جاتے ہیں اور بالآخر بچہ عبارت پڑھنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

یہ طریقہ منطقی اعتبار سے درست ہے۔ اسی لیے اس طریقے میں بچے کو نئے الفاظ پڑھنے پر دیگر طریقوں سے زیادہ بہتر قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ یہ طریقہ بچوں کے لیے غیر دلچسپ ہوتا ہے اور بسا اوقات بچے اُکتا جاتے ہیں۔

(ب) طریق بین وکو:

طریق بین وکو کے حوالے سے تفصیلی گفتگو تدریسی طریقوں کے باب میں ہو چکی ہے۔ یہاں محض یہ واضح کرنا کافی ہوگا کہ اس طریقہ میں بچوں کو تصاویر دکھا کر الفاظ پڑھوائے جاتے ہیں۔ یعنی تصویر دکھا کر ساتھ لفظ لکھ دیا جاتا ہے۔

یہ طریقہ بچوں کے لیے دلچسپ ہے۔ البتہ اس میں خامی یہ ہے کہ بچے نئے الفاظ پہچاننے میں مشکل محسوس کرتے کیونکہ انہیں تصاویر کے ذریعے الفاظ پہچاننے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

قراءت کی عادات سازی:

"قراءت کی عادات سازی سے مراد پڑھنے کے مختلف طریقوں اور صورتوں پر ایسا عبور ہے کہ اجنبی اور آشنا الفاظ یکساں روانی سے پڑھے جائیں اور یہ عمل عادتاً ہوتا چلا جائے۔"

یعنی پڑھنے کی ایسی مہارت حاصل کرنا قراءت کی عادات سازی ہے جس میں پڑھنے کے عمل میں روانی اور فطری انداز آ جائے

قراءت کی عادات سازی کے مختلف طریقے:

۱۔ سب سے پہلے بچہ حروف سیکھتا ہے اور پھر لفظ، مرکبات اور جملے پڑھنے کا مرحلہ آتا ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ:

(الف) بچے کو جوڑ توڑ پر مکمل عبور حاصل ہو جائے اور وہ جوڑ توڑ کے بغیر عبارت پڑھ سکے۔

(ب) بچے کی پڑھائی میں اٹکاؤ نہ ہو اور وہ تیزی سے پڑھ سکے۔

۲۔ بچہ سمجھ کر پڑھے۔ سمجھنے کے دو پہلو ہیں:

(الف) معنی سمجھنا۔ یعنی بچہ جو کچھ پڑھے اسے سمجھ بھی جائے۔ مثلاً ہم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہیں جو عربی زبان سمجھتے ہیں۔ البتہ ہم میں سے اکثر قرآن پڑھنا بخوبی جانتے ہیں۔ گویا ہمیں قرآن کی قراءت تو آتی ہے لیکن ہمیں اس کے معنی نہیں آتے۔

(ب) سمجھ کر پڑھنے کا دوسرا پہلو تاثر کو سمجھنا ہے۔ گویا ہر لفظ اپنا ایک الگ تاثر بھی رکھتا ہے۔ چند الفاظ معنوی اعتبار سے ہلکا تاثر رکھتے ہیں جبکہ چند الفاظ کا تاثر خاصا شدید ہوتا ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ بچہ اس فرق کو سمجھ سکے۔

۳۔ قراءت کی عادات سازی کا اگلا درجہ درست تلفظ ہے۔ بچہ رواں پڑھنے لگے تو اس سے توقع کی جاتی ہے کہ اس کا تلفظ بھی درست ہو۔ کیونکہ کوئی بھی توقع نہیں کرتا کہ فلاں صاحب پڑھتے تو بہت تیز ہیں لیکن ان کا تلفظ درست نہیں ہے۔

تلفظ کی درستی کے لیے پہلے بلند خوانی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے، پھر اس سلسلہ میں معلم کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔

(الف) بچے کو سب سے پہلے بلند خوانی آنی چاہیے۔

(ب) اس کے بعد بچے کو آہستہ آہستہ پڑھایا جاتا ہے۔

(ج) اس مرحلہ پر خاموش مطالعہ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ چونکہ بچہ درجہ بدرجہ خاموش مطالعہ کی طرف بڑھتا ہے اس لیے یہ عمل بہت صبر آزما بھی ہو سکتا ہے۔

۵۔ قرات کی منفی عادات سے پرہیز کرنا بھی قرات کی مثبت عادات سازی کے لیے ضروری ہے۔

(الف) اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ بچوں کو انگلی پھیر کر پڑھنے سے روکا جائے۔

(ج) کتاب آنکھوں کے قریب کر کے پڑھنا بھی ایک منفی عادت ہے۔

(د) پڑھنے کے دوران سر ہلانے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

یہ سب عادات قرات کی ناقص عادات کہلاتی ہیں۔

لکھنے کی مہارت:

"لکھنے کا مطلب صدائی علامات کو تحریری نقوش میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ نقوش تحریری اشکال اور علامات پر مبنی ہو سکتے ہیں۔"

لکھنا سکھانے کی اہمیت پڑھنے کی طرح لکھنا بھی بنیادی لسانی مہارتوں میں ایک ناقابلِ فراموش مہارت ہے۔ ذیل میں ان مختلف نکات کا مختصراً تذکرہ کیا گیا ہے جو لکھنا سکھانے کی اہمیت پر دال ہیں:

ا۔ اسلام میں لکھنے کی اہمیت:

جس طرح ربِ کائنات نے مختلف مقامات پر پڑھنے کی اہمیت کا ذکر کیا ہے اسی طرح لکھنے کی اہمیت کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔
پہلی وحی میں جہاں 'اقرا' کہہ کر پڑھنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے وہیں اللہ کا فرمانا ہے: "اس (رب) نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔"
اسی طرح سورہ قلم کی پہلی آیت میں قلم کی قسم کھائی گئی ہے۔
حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ معاہدہ کرتے وقت اسے گواہان کی موجودگی میں لکھ لیا جانا چاہیے تا کہ فراموشی کا امکان نہ رہے۔

۲۔ تعلیم میں لکھنے کی اہمیت:

تعلیم میں لکھنے کی اہمیت محتاج بیاں نہیں۔ محض پڑھنے سے کوئی شخص تعلیم یافتہ نہیں ہو سکتا۔ دونوں کا آپسی تعلق چولی دامن کا ہے۔

تعلمی عمل لکھے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا کیونکہ تفویض کار (Home Work) بالعموم لکھائی پر ہی مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت کا کام بھی لکھ کر ہی اپنی اپنی کاپی پر اتارا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ لکھنے کی اہمیت کا اندازہ جائزہ یا آزمائش کے مرحلہ پر بھی ہوتا ہے۔ زبانی جائزہ کا رکارڈ نہیں رکھا جا سکتا۔ چنانچہ تحریری جائزہ زیادہ معتبر قرار پاتا ہے۔

لکھنا سکھانے کی ابتدائی مشقیں:

لکھنا سکھانے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں، ان میں زیادہ معروف درج ذیل ہیں۔ واضح رہے کہ یہ طریقے ترتیب میں بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر بھی۔

۱۔ سب سے پہلے بچے کو قلم پکڑنا اور چلانا سکھایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں بچہ کو لکیریں اور نقطے سکھائے جاتے ہیں۔

۲۔ اس کے بعد تصویری خاکوں میں رنگ بھرنا اور تصویری خاکے بنانا سکھائے جاتے ہیں۔

حروف کی مجوزہ گروہ بندی:

اردو کے حروف تہجی سکھانے کے لیے دو مختلف طریقے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

پہلے طریقے کو "مرتب طریقہ" کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ کے مطابق حروف تہجی ترتیب سے سکھائے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ اس اعتبار سے بہتر ہے کہ اس میں بچے کو علامات کی پہچان اور حروف ترتیب میں یاد ہو جاتے ہیں لیکن حروف کی مختلف اشکال بچے کے لیے مشکل کا باعث بنتی ہیں۔ چنانچہ مرتب طریقہ کی بجائے بہت سے اساتذہ غیر مرتب طریقہ بروئے کار لاتے ہیں۔ اس طریقہ کی بنیاد حروف کی اشکال پر ہے۔ گویا مماثل اشکال کے حروف کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے بچے کو حروف تہجی سکھائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آسان اور مشکل اشکال کو بھی ذہن نشین رکھا جاتا ہے۔ یہ طریقہ اس لیے زیادہ موثر تصور کیا جاتا ہے کہ بچہ مماثلات کی مدد سے آسانی سے سیکھ جاتا ہے۔ غیر مرتب طریقہ کے تحت حروف کی مجوزہ گروہ بندی درج ذیل ہے:

۱۔ ا ۔ م
۲۔ ب ۔ پ ۔ ت ۔ ٹ ۔ ث ۔ ک ۔ گ ۔ ف ۔ ے
۳۔ د ۔ ڈ ۔ ذ ۔ ر ۔ ڑ ۔ ژ ۔ ز
۴۔ ن ۔ ل ۔ ق ۔ ی
۵۔ س ۔ ش
۶۔ ط ۔ ظ ۔ ص ۔ ض
۷۔ حہ ۔ بھ ۔ پھ ۔ تھ ۔ ٹھ ۔ جھ ۔ چھ ۔ دھ ۔ ڈھ ۔ ڑھ ۔ کھ ۔ گھ
۸۔ ج ۔ چ ۔ ح ۔ خ ۔ ل ۔ ع ۔ غ

مجوزہ گروہوں کے تحت حروف تہجی سکھا دینے کے بعد مکمل اشکال والے حروف سے بننے والے الفاظ سکھانے کا مرحلہ آتا ہے مثلاً آرا، دارا، آوا، آرام وغیرہ۔

مکمل اشکال والے حروف سے بننے والے الفاظ سیکھ لینے کے بعد بچہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اسے مخلوط اشکال والے حروف سکھائے جائیں۔

لسانی مہارتیں: مجموعی جائزہ

تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں لیکچر میں بنیادی لسانی مہارتوں پر بات ہوئی۔

''وہ مہارتیں جن میں عمل یا ردِ عمل کے لیے کسی نہ کسی صورت میں زبان کی مہارت درکار ہو، لسانی مہارتیں کہلاتی ہیں۔''

مذکورہ ذیل میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتیں شامل ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور انسانی طریقۂ عمل میں خاصی مماثلت پائی جاتی ہے۔ معلومات کے حصول اور اخراج کے لیے کمپیوٹر میں دو طرح کے اہم پرزہ جات پائے جاتے ہیں جنھیں ''Input Device'' اور ''Output Device'' کہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح انسان بھی معلومات کے حصول اور اخراج کے لیے مختلف اعضا کا استعمال کرتا ہے۔

مثلاً، اگر سی ڈی روم، ماؤس اور ویب کیمرا جیسے پرزہ جات معلومات کمپیوٹر کے دماغ یعنی ہارڈ ڈسک میں معلومات پہنچانے کا ذریعہ ہیں تو سمعی اور بصری اعضا یعنی کان اور آنکھ انسانی ذہن تک معلومات پہنچاتے ہیں۔ اگر سپیکر، پرنٹر اور مونیٹر، کمپیوٹر میں موجود مواد کو سننے، پڑھنے یا دیکھنے کا کام دیتے ہے تو انسانی زبان اور ہاتھ معلومات کے اخراج کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

گویا کمپیوٹر ٹیکنالوجی کو سمجھنے کے لیے انسانی طریقۂ عمل کو سمجھ لیا جائے تو کمپیوٹر ٹیکنالوجی سمجھ آسکتی ہے۔

اس مثال کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح کمپیوٹر معلومات حاصل بھی کرتا ہے اور معلومات دیتا بھی ہے، اسی طرح ہم معلومات دیتے بھی ہیں اور لیتے بھی ہیں۔ اس سارے عمل میں ہماری مختلف مہارتیں کام کرتی ہیں۔ جس طرح کمپیوٹر کی کارکردگی میں بہتری کے لیے تمام پرزہ جات کا درست اور مستعد ہونا ضروری ہے اسی طرح انسانی کارکردگی میں بہتری کے لیے مختلف مہارتوں پر عبور ضروری ہے۔ لسانی مہارتیں اس سلسلہ میں اس لیے اہم ترین ہیں کہ ان کے ذریعے ہم معلومات حاصل بھی کرتے ہیں اور معلومات کا ابلاغ بھی انہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

معلومات حاصل کرنے کے لیے سننا اور پڑھنا ضروری ہے اور معلومات کی فراہمی کے لیے بولنا اور لکھنا۔ گویا سننا اور پڑھنا معلومات کے حصول کی مہارتیں ہیں اور بولنا اور لکھنا معلومات کے اخراج کی۔

لسانی مہارتوں میں بہتری کی تجاویز:

۱۔لسانی مہارتوں میں بہتری کا سب سے اہم ترین راستہ عملیت پسندی ہے۔ان تمام مہارتوں کا تعلق عمل سے ہے اس لیے ان پر عبور کے لیے زیادہ سے زیادہ مشقیں کی جانی چاہییں۔محض زبانی بتادینے سے مقاصد حاصل نہیں ہوسکتے۔

۲۔تمام مہارتوں پر یکساں عبور کے لیے ضروری ہے کہ مربوط مشقیں کی جائیں۔گویا ایسی مشقوں کا اہتمام کیا جائے کہ مشقیں، مختلف مہارتوں کے لیے بیک وقت مفید ہوں۔

۳۔تدریسی معاونات کا استعمال لسانی مہارتوں پر عبور کے لیے نہایت مفید ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اساتذہ درست موقع پر درست معاونت کا چناؤ کریں۔

۴۔لسانی مہارتوں میں بہتری کے لیے، معلم کی اجتہادی فکر بڑی اہمیت کی حامل ہے۔معلم نئی نئی سرگرمیوں کے اہتمام اور نت نئی آزمائشوں کو متعارف کروا کر لسانی مہارتوں میں طلبہ کی دلچسپی کو قائم بھی رکھ سکتے ہیں اور لسانی مہارتوں کے اس تربیتی عمل کو موثر تر اور تیز تر بھی بنا سکتے ہیں۔

۵۔اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ معلم اور متعلم دونوں کو لسانی مہارتوں کی اہمیت اور افادیت کا شعور ہو۔اسی صورت میں دونوں ان میں بہتری کے لیے سنجیدہ ہوں گے۔

شکریہ